Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۱۰ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۱۵ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۱۵ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۷

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحتیابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیمار ہیں۔ ماہر ڈاکٹروں کے علاج کے علاوہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ہومیو پیتھی علاج کر رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی جلد اور کامل صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہر نہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۵)

"جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی میں بدل جاتے ہیں۔ اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا؟ درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے اور اس کو پورا پورا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کر سکتا ہے تو وہ کیسے بدی کر سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۵)

محترم مصطفیٰ احمد خان صاحب کیلئے دعاؤں کی تحریک

محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لکھتی ہیں:

"عزیزم مصطفیٰ احمد خان کا گیارہ فروری کو آپریشن ہو گیا ہے۔ بہت پیچیدہ آپریشن تھا۔ دس گھنٹے لگے ہیں۔ آپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہے۔ سب بھائی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بعد میں بھی ہر پیچیدگی سے بچائے اور کامل شفا عطا فرمائے۔ ابھی درد کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔"

یوم حضرت فضل عمر

احبابِ جماعت حسبِ معمول ۲۰ فروری ۹۲ء کو جماعتوں میں یوم حضرت فضلِ عمر کے پروگرام کو کامیاب بنائیں اور اس کے متعلق احباب کو معلومات بہم پہنچائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سانحہ ارتحال

مکرم صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال آف دارالرحمت وسطی ربوہ جو جرمنی میں اپنے بچوں کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ۶ فروری بروز جمعرات بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی میت ربوہ پہنچ رہی ہے نماز جنازہ آج مورخہ ۱۵ فروری کو ۱۱ بجے قبل دوپہر ادا کی جائے گی۔

احباب موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

مالی قربانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے کی کوشش نہ کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی بڑی بے وقوفی ہے۔ کارندے تو مہرے ہیں۔ ان کی تو ذاتی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب ان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو تو میں دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ میری نظر پڑ رہی ہوتی ہے تمہارے دلوں پر۔ تمہاری زبان پر۔ تمہاری تحریر پر اور تم جو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہو۔ میں تمہارے دھوکے میں کبھی نہیں آسکتا اور کبھی نہیں آؤں گا۔ اور یہ (اہل ایمان) بھی تمہارے دھوکے میں نہیں آتے۔ اخلاق کے لحاظ سے ادب کے تقاضوں کے پیش نظر اور یہ سوچتے ہوئے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو کہ ہم ان پر اعتماد نہیں کرتے خواہ تمہیں یہ کہتے رہیں کہ بہت اچھا ہم اسے منظور کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی صاحب فراست بندے ہیں۔ نہ تو تم مجھے دھوکا دے سکتے ہو نہ ان بندوں کو دھوکا دے سکتے ہو۔ تمہارا رہن سہن، تمہارا معاشرہ۔ تمہاری زندگی کی اقدار ساری کی ساری یہ بتا رہی ہیں کہ تمہارے اموال کتنے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک ٹیکس کا نظام نہیں۔ اس لئے اخلاقاً بھی، تہذیباً بھی اور نظام سلسلہ کی پیروی میں بھی جملہ کارکنانِ سلسلہ جو منہ سے کوئی کہتا ہے وہ اسے قبول کر لیتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی قبول کر لیتے ہیں کہ یہ شخص کہنے والا اپنے قول میں سچا نہیں ہے لیکن واقعات جو گذر جاتے ہیں وہ ایسے تمام دھوکے دینے والوں کے لئے انتہائی خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ ان کی ساری عمر کی قربانیاں رائیگاں جاتی ہیں۔ ان کے اموال سے برکت چھین لی جاتی ہے۔ وہ طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کو چٹیاں پڑتی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو جانتا ہے اس کے عطا کے رستے بھی بہت ہیں اور واپس لے لینے کے رستے بھی بہت ہیں۔ رزق سے جو برکتیں ملا کرتی ہیں چین اور تسکین اور آرام جان کی برکتیں، وہ برکتیں بھی ان سے چھین لی جاتی ہیں۔ بسا اوقات ایسے خاندانوں کے بچے ان کی آنکھوں کے سامنے تباہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ ، تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۱۵ ، فروری ۱۹۹۲ء

مَولا کے پیار کی لذّت

اللہ تعالےٰ کی پاک ذات وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے گرد ہر انسان کی زندگی گھومنی چاہیئے ۔ اور اگر کوئی بدقسمت شخص ایسا ہے جو مَولا کریم کی ذات اور اس کے پیار کا عرفان حاصل نہیں کر سکا تو اس کی بدقسمتی سے قطع نظر ہر وہ شخص جو مَولا کریم کی ذات کا عرفان حاصل کر چکا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی ہر حرکت و سکون میں مَولا کریم کو اپنا مرکز بنائے ۔ فی الحقیقت مَولا کریم کی محبت وہ دولت ہے جو جس کو حاصل ہو جائے اس کو اور کسی دولت کی حاجت ہی نہیں رہتی ۔ اور دنیا کی اور کوئی چیز اس کو اچھی ہی نہیں لگتی ۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالےٰ ہی کے فضل و کرم سے ان منتخب لوگوں میں شامل ہیں جن کو مَولا کریم کی محبّت کا نہ صرف دعویٰ ہے بلکہ ہر احمدی کی زندگی اپنے مَولا کریم کی محبّت کے اظہار کے کئی واقعات سے بھری پڑی ہے ۔ یہ باتیں بالکل معمولی اور چھوٹی ہوتی ہیں ۔ لیکن ان کو اگر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبّت کے اظہار کے رنگ میں دیکھا جائے تو دل سے لافانی محبّت کا ایک ایسا جذبہ پھُوٹتا ہے جو دل کو گہری محبتوں سے بھر دیتا ہے ۔

ایک شخص بسوں کے اڈے پر گیا ۔ رات کا وقت تھا ۔ اس کی منزل پر جانے والی ویگن کھڑی تھی ۔ مسافر سست رفتاری سے آرہے تھے ۔ اس کو پتہ تھا کہ یہاں ایسا ہی ہوتا ہے ۔ دو تین گھنٹے میں ویگن بھرے گی اور اس کے بعد روانہ ہوگی ۔ مسافر نے دعا کی کہ اے خدا کسی طرح سے ایسا سامان کر کہ یہ ویگن چند منٹوں میں یہاں سے روانہ ہو جائے ۔ یہ دعا کرنے کے بعد مسافر خود ہی اپنے اوپر ہنسا کہ ایسی ناممکن دعائیں بھی کبھی قبول ہوتی ہیں ۔ پھر دعا کے لئے توجہ چاہیئے اضطرار چاہیئے ۔

اس مسافر کا خدا اس کی اس بات پر ہنس رہا تھا کہ یہ بندہ خدا کی قدرت پر، اس کے غیر معمولی تصرفات پر یقین ہی نہیں رکھتا ۔ لو اسے آج ایک لذّت چکھاتے ہیں ۔ چند منٹ کے بعد ہی ایک کار اڈّے پر آکر رُکی ۔ اس کے ڈرائیور نے کہا کہ وہ فوراً روانہ ہو رہا ہے اسے چند مسافر چاہئیں ۔ ہمارا مسافر فوراً آگے بڑھا ڈرائیور سے کرایہ طے کیا اور اس کار میں بیٹھ گیا ۔ چند منٹوں کے اندر وہ اس آرام دہ کار میں بیٹھا اپنی منزل کی طرف تیز رفتاری سے روانہ تھا ۔ مسافر کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے ۔ اس کا دل اپنے مَولا کریم کی محبّت میں چوُر ہو رہا تھا ۔ اس سفر کے کئی گھنٹے اسے اللہ تعالیٰ کی محبّت کی جو لذّت ملی ۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کا جو مزا آیا وہ شاید ساری زندگی نہ آیا ہو ۔

ہمارا مَولا بے حد پیار کرنے والا ہے ۔ ماں باپ سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے ۔ جس کو اسکی محبت کی لذّت مل جائے اس کو اس دنیا میں بھی جنّت مل جاتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی کے نصیب ایسے کرے ۔

جھُوٹ بھی ہے شیرِ مادر کی طرح تم کو لذیذ
کر نہیں سکتے حق و باطل میں ذرہ بھر تمیز
سوچ کر دیکھا ہے تم نے کس سے نفرت ہے تمہیں
اور تم کس چیز کو رکھتے ہو جاں سے بھی عزیز

ابوالاقبال

لَب پہ ہر دم تمہارا نام رہا
کام سے ہم کو اپنے کام رہا

چھوڑ دی حرص طائرِ دل نے
اب نہ دانہ رہا نہ دام رہا

مسکرائیں روش روش سب پھُول
کب چمن میں یہ اذنِ عام رہا

اِک خرابہ ہے میکدہ اپنا
محوِ گردش فنا کا جام رہا

ہنس کے غنچے نے پھُول سے پوچھا
تیرا کے دن یہاں قیام رہا

ہیں معطّر خیال کی راہیں
ہمسفر کون خوش خرام رہا

مر گیا ہمدمو نصیرِ حزیں
ننگ باقی نہ اُس کا نام رہا

نصیر احمد خان

واقفینِ نَو کی تربیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بچوں کی تربیت کے بارہ میں والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔

" میرا وقفِ زندگی بچہ جو وقف نَو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبّت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے ۔ اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی باہنوں میں سچّائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچّا ہونا پڑے گا .... اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی ۔ اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے ۔ کیونکہ یہ خدا کی مقدّس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے "۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ، فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا دوست محمد شاہد - مؤرخ احمدیت

سوانح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خاندانی حالات

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ... مشہور ایرانی قبیلہ برلاس کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کا خاندان ایک شاہی خاندان تھا جس کے فارسی قالب کو جناب الٰہی کی طرف سے ترکی چینی اور (-) خون کا لطیف امتزاج بخشا گیا تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ مرزا ہادی بیگ تھے جو ۱۵۳۰ء میں اپنے خاندان کے ساتھ کش سے پنجاب داخل ہوئے اور قادیان کی مثالی ریاست کی بنیاد رکھی جو ۱۸۰۳ء تک قائم رہی جس پر بالآخر آپ کے دادا مرزا عطا محمد صاحب کے وقت سکھ قابض ہو گئے۔ اور آپ کے خاندان کو ریاست کپور تھلہ میں پناہ گزین ہونا پڑا جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں دوبارہ قادیان میں آگیا۔ اور آپ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو اپنی ریاست میں سے پانچ گاؤں واپس مل گئے۔

ولادت

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت چراغ بی بی صاحبہ کے بطن مبارک سے ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء طلوع فجر کے بعد قادیان میں بروز جمعہ تولد ہوئے۔

پاکیزہ بچپن، تعلیم

حضور فرماتے ہیں کہ اوائل ہی سے خانۂ خدا میرا مکان، صالحین میرے بھائی ذکر الٰہی میری دولت، اور خلقِ خدا میرا خاندان رہا ہے۔ ۶-۷ سال کی عمر میں آپ نے قادیان میں ایک حنفی بزرگ فضل الٰہی صاحب سے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھیں قریباً ۱۰ سال کے ہوئے تو فیروز والہ کے ایک عربی خوان اہلِ حدیث عالم مولوی فضل احمد صاحب آپ کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب ایک دیندار اور بزرگ عالم دین تھے۔ جنہوں نے بہت توجہ اور محنت سے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو پڑھائے۔ عمر کے سترھویں اٹھارھویں سال میں بٹالہ کے شیعہ عالم مولوی گل علی شاہ صاحب سے آپ نے نحو، منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ حاصل کئے۔ اور طبی کتابیں اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں۔

حضرت اقدس، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کو ابتدا ہی سے جناب الٰہی سے ایسا جذب عطا ہوا کہ آپ شروع ہی سے خلوت نشین ہو گئے تھے۔ اور سارا سارا دن بیت میں بیٹھ کر قرآن شریف پڑھتے اور اس کے حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔

مقدمات میں راست گفتاری اور تعلق باللہ

اسی زمانہ میں آپ کو اپنے والد کے حکم پر ان کے مقدمات کی پیروی کرنا پڑی۔ یہ ابتلاء عظیم کم و بیش سترہ برس تک جاری رہا۔ جس میں آپ نے راست گفتاری، منکسر المزاجی اور تعلق باللہ کا بے مثال نمونہ دکھایا

سیالکوٹ میں معرکے

۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۷ء تک آپ سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت قیام فرما رہے۔ جہاں دفتری فرائض کے بعد آپ کا پورا وقت تلاوت قرآن، عبادت گذاری، خدمت خلق اور دعوت الی اللہ میں گذرتا تھا۔ عیسائیوں نے پنجاب کو اور پنجاب میں خصوصاً سیالکوٹ کو عیسائیت کے فروغ کا بھاری مرکز بنا رکھا تھا۔ حضرت اقدس نے یہاں دعوت الی اللہ اور ردِّ عیسائیت کا پرجوش محاذ کھول دیا اور خصوصاً سکاچ مشن کے بڑے نامی گرامی پادری بٹلر سے آپ کے بڑے بڑے معرکے ہوئے۔ اس سرفروشانہ سعی کا تذکرہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد مولوی سید میر حسن صاحب سیالکوٹی کے بیان میں بھی ملتا ہے۔

مناظرہ سے دست کشی

سیالکوٹ سے واپسی کے بعد آپ پھر قادیان میں تشریف لے آئے۔ اور خدمت دین کی سرگرمیاں جاری کر دیں۔

قلمی سعی کا آغاز

۱۸۷۲ء میں آپ نے دین حق کی تائید میں قلمی سعی کا آغاز فرمایا اور منشور محمدی (بنگلور) اور دوسرے پرچوں میں مضامین سپردِ قلم کرنے شروع کئے۔ اندازاً ۱۸۷۳ء میں آپ نے شعر و سخن کو اشاعت حق کا ذریعہ بنایا۔ آپ اوائل میں فرخ تخلص کرتے تھے

روزے

۱۸۷۵ء میں آپ نے نو ماہ تک روزوں کا عظیم مجاہدہ کیا جس میں آپ کو عالم روحانی کی سیر کرائی گئی۔ ... ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک آپ کے قلم مبارک سے براہین احمدیہ جیسی معرکۃ الآراء تصنیف منظر عام پر آئی۔ جس سے برصغیر پاک و ہند میں زبردست تہلکہ مچ گیا۔

مبارک خاندان کی بنیاد

نومبر ۱۸۸۴ء میں دہلی کے صوفی مرتاض حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی بیٹی حضرت سیدہ نصرت جہان بیگم صاحبہ آپ کے عقد میں آئیں۔ اس طرح ایک مبارک اور مبشر خاندان کی بنیاد پڑی

ریویو آف ریلیجنز

۱۹۰۲ء میں آپ کے حکم سے اردو اور انگریزی میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری کیا گیا۔ جس سے مغربی ممالک میں دعوت الی اللہ کا نیا دور شروع ہوا۔ اس رسالہ نے دینی انقلاب کا ماحول پیدا کر دیا۔ کاؤنٹ ٹالسٹائی اور یورپ اور امریکہ کے بعض دوسرے چوٹی کے مفکرین اس کے مضامین پڑھ کر دین حق کے پاک اصولوں کی عظمت کے قائل ہونے لگے۔

دوسرے اخبارات و رسائل

مرکز احمدیت سے اب تک صرف اخبار الحکم ۱۸۹۷ء سے جاری تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے اجراء کے کئی ماہ بعد اکتوبر ۱۹۰۲ء سے البدر کے نام سے دوسرا ہفت روزہ بھی چھپنے لگا۔ ان دونوں اخبارات کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنا دست و بازو قرار دیا اور یہ دونوں زمانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے اکثر و بیشتر امین و پاسبان ثابت ہوئے۔ یکم مارچ ۱۹۰۲ء سے رسالہ تشحیذ الاذہان نکلنے لگا۔

تعلیم الاسلام کالج

۱۸ مئی ۱۹۰۳ء کو قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب پر حضور بیماری کے باعث بنفسِ نفیس تشریف نہ لا سکے۔ مگر آپ نے بیت الدعا میں کالج کے لئے بہت دعا کی جس کی قبولیت پر تعلیم الاسلام کالج ایک زندہ اور مجسم برہان بن گیا۔

مدرسہ احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ ہی مدرسہ احمدیہ کی داغ بیل دینیات کلاس کی شکل میں ڈال دی گئی۔ جو پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے وابستہ تھی۔ پھر امامت اولیٰ میں ایک مستقل تعلیمی ادارہ میں بدل گئی۔ جس کے فرزندوں نے آگے چل کر عالمی سطح پر دعوت الی اللہ کی خدمات سرانجام دیں اور دے رہے ہیں۔

جماعت کے دو ممتاز عالم حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی اسی سال انتقال فرما گئے تھے اور جماعت میں زبردست خلا پیدا ہو گیا تھا۔ اس خلاء کو پُر کرنے اور آئندہ علماء پیدا کرنے کے لئے اس مدرسہ کی ضرورت پڑی۔

وقفِ زندگی

جماعت احمدیہ کا حلقۂ دعوت الی اللہ روز بروز وسیع ہو رہا تھا۔ اس لئے حضور نے ستمبر ۱۹۰۷ء میں وقف زندگی کی پہلی عام تحریک فرمائی جس پر متعدد نوجوانانِ احمدیت نے کمال ذوق و شوق سے لبیک کہا۔

آریہ سماج کانفرنس

آریہ سماج لاہور نے اپنے جلسہ سالانہ کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس کی جس میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک پر معارف مضمون بھی پڑھا گیا جو سرتاپا امن و آشتی تھا۔

آخری جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کی زندگی کا آخری جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں آپ نے دو تقاریر فرمائیں جو نہایت بیش قیمت ہدایات پر مشتمل تھیں۔ جلسہ کے پہلے دن حضور سیر کو باہر تشریف لائے تو پروانوں کا ہجوم امڈ آیا۔

فنانشل کمشنر پنجاب

۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح کو سر جیمز ولسن صاحب فنانشل کمشنر پنجاب ایک دن کے دورہ پر قادیان آئے۔ اور ایک کھلے کیمپ میں قیام کیا اور حضور سے ملاقات کی خواہش کی۔ چنانچہ حضور پانچ بجے شام اپنے بعض خدام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ دورانِ ملاقات فنانشل کمشنر صاحب کو خوب کھول کھول کر دینِ حق کی خوبیاں بتائیں۔

آخری سفر لاہور

چشمۂ معرفت کی تصنیف اور بعض دوسری مسلسل علمی و دینی مصروفیات کے باعث آپ کی صحت تشویشناک طور پر گر چکی تھی۔ کہ ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو لاہور تشریف لائے اور احمدیہ بلڈنگ لاہور میں قیام فرما ہو کر تقریر و نصائح کا آغاز کر دیا۔ یہ حضور کا آخری سفر تھا جس میں شہزادہ سلطان ابراہیم صاحب مسٹر محمد علی صاحب جعفری، پروفیسر کلمنٹ ریگ، مسٹر فضل حسین اور بہت سی دوسری نامور شخصیات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی زبان مبارک سے مقدس کلمات سننے کی سعادت پائی۔

۱۷ مئی کو آپ نے ایک پبلک جلسہ میں رؤسائے لاہور کو دعوت الی اللہ فرمائی

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

احمدی ماؤں سے دردمندانہ اپیل

اے احمدی ماؤں! تم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں قوم کے وہ نونہال پلتے ہیں جو آج کے بچے اور کل کے جوان ہیں۔ آج کے بیٹے اور کل کے باپ ہیں۔ آج کے تابع اور کل کے متبوع ہیں۔ آج کے محکوم اور کل کے حاکم ہیں۔ عنقریب ان کے ہاتھوں میں سلسلہ کے کاموں کی باگ ڈور جانیوالی ہے۔ پس اپنی اس نازک ذمہ داری کو پہچانو اور اپنے بچوں کی زندگیوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو کہ جب ان کا وقت آئے تو وہ آسمانِ ہدایت پر ستارے بن کر چمکیں۔ تم شائد خود بھی اپنی قدر کو نہیں پہچانتیں ..... اس عظیم الشان نعمت کی قدر کرو اور اس ذمہ داری کو ادا کرو جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ یہ ذمہ داری بہت بھاری ہے۔ مگر یقین رکھو کہ اس رستہ کے ہر قدم پر خدا کے فضل و رحمت کا سایہ تمہارے سر پر ہوگا۔ اے ہمارے خالق و مالک خدا۔ اے ہمارے آسمانی آقا۔ اے ہماری کمزور کشتیوں کے طاقتور ناخدا! تو ہر احمدی ماں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دے کہ وہ اپنی اولاد کو تیری ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اسکی تعلیم و تربیت کو ایسی بنیادوں پر قائم کر دے جو تیری رضا اور دینِ حق احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ اور تو احمدی بچوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنی نیک ماؤں کی تربیت کے نقوش کو صالح اور سلیم بچوں کی طرح قبول کریں۔ (یہ تحریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے جنوری ۱۹۵۳ء کو پیش فرمائی)

۱۹۵۶ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔

میں اپنی موجودہ بیماری میں کئی دفعہ سوچتا رہا ہوں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے رفقاء اب صرف خال خال رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک ہستیوں کی زندگی میں برکت دے اور انہیں تادیر جماعت میں سلامت رکھے۔ اور ان کے وجود سے جماعت کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے۔ مگر بہرحال خدا تعالیٰ کے اٹل قانون قضاء و قدر کے ماتحت یہ چند نفوس اب گویا چراغ سحری کے حکم میں ہیں جنہیں کسی معمولی سے معمولی بیماری یا معمولی سے معمولی حادثے کا دھکا اس عالم ارضی سے عالم بالا کی طرف منتقل کر سکتا ہے۔ بے شک ایسے رفقاء کی تعداد ابھی کافی ہے۔ جنہوں نے اپنے بچپن کے زمانے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھا اور حضور کا کچھ کلام بھی سنا۔ اور گو ان کا وجود بھی بہت غنیمت ہے۔ مگر اول تو یہ طبقہ بھی کم کم ہو رہا ہے اور پھر ان دوسرے درجہ کے رفقاء کو ان (پہلے) رفقاء سے فی الجملہ کیا نسبت ہے جنہوں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لمبی صحبت کا شرف حاصل کیا اور شب و روز حضور کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے کھڑے ہو کر (سعی) فی سبیل اللہ میں حصہ لیا۔ اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھا۔ اور حضور کے مقناطیسی وجود کے ساتھ متصل ہو کر گویا خود بھی علیٰ قدر مراتب مقناطیسی وجود بن گئے۔ (اور خدا تعالیٰ سے انہوں نے باتیں کیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ شرف عطا کیا۔ گویا ایک طرف انہیں عبادت اور دعاؤں میں شغف عطا کیا اور دوسری طرف ان کی دعاؤں کو خاص قبولیت بخشی اور علیٰ قدر مراتب اپنی (باتوں) سے مشرف فرمایا)۔

الغرض میں اپنی موجودہ بیماری میں ان باتوں کے متعلق کافی سوچتا رہا۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ مجھ میں کچھ طاقت آئے تو جماعت کے نوجوانوں میں تحریک کروں کہ وہ اپنے اندر تقویٰ کا شعار اور دعاؤں کی عادت پیدا کر کے گزرنے والے رفقاء کی جگہ لینے کی کوشش کریں۔ تا جماعت میں روحانیت کا خلاء نہ پیدا ہونے پائے۔ اور جماعت کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے۔ اور جماعت کی روحانیت ہمیشہ اعلیٰ مقام پر فائز رہے۔ چنانچہ اپنے اس خیال بلکہ قلبی تحریک کے ماتحت میں نے بیت مبارک ربوہ کے امام صاحب کو بھی ایک دن تحریک کی کہ وہ اس کے متعلق جمعہ میں خطبہ دیں۔ اور جماعت کے نوجوانوں میں تقویٰ اللہ اور دعاؤں کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور ساتھ ہی جماعت کے بعض دوسرے علماء کو بھی تاکید کی کہ وہ اپنے مضامین اور تقریروں میں بھی اس کا خیال رکھیں۔ تا جماعت کی صفِ دوم صفِ اوّل کے قائمقام بننے کے لئے تیار ہو سکے۔ اور خاص عبادت گذاروں اور دعائیں کرنے والوں اور (----) ہونیوالوں کا سلسلہ جماعت میں تاقیامت جاری رہے۔ اور اگر سب نہیں تو کم از کم ایک طبقہ ہی اس مبارک مقام پر فائز رہ کر جماعت کے روحانی زندگی کے چمکتے ہوئے آثار قائم و دائم رکھ سکے۔

میں ان خیالات میں غرق تھا کہ اچانک الفضل کی اشاعت مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء میں حضرت امام جماعت (الثانی)، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کا ایک تازہ خطبہ نظر سے گذرا یہ خطبہ حضور نے یکم جون کو کوہ مری میں دیا تھا جہاں حضور آج کل تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ اور اس میں بعینہٖ وہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق میں اپنی بیماری میں سوچتا رہا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس خطبہ کو بڑی توجہ اور بڑے غور کے ساتھ پڑھیں اور اسے تمام احمدی بیوت میں جمعہ کے خطبہ کیساتھ سنایا جائے۔ اور جماعت کو اس کے مضامین کی طرف بار بار توجہ دلائی جائے۔ اور کثرت تکرار کے ذریعے اسے احمدی نوجوانوں کے دلوں میں اس طرح راسخ کر دیا جائے کہ وہ گویا ان کے جسم کا حصہ بن جائے۔ اور ایک مبارک وجود کے طور پر ان کے دل و دماغ میں بس جائے۔

مولانا محمد منور

قربانی کے نئے زاویئے

جماعت احمدیہ خدا کے دین کی راہ میں جان نثاروں کی جماعت ہے۔ جان کی قربانی ایسے رنگ میں پیش کی جا رہی ہے کہ صحیح طور پر اس کا ذکر بھی نہیں ہوتا۔ اور قربانی کے بعض پہلو قریباً مخفی رہتے ہیں۔

یوں تو جماعت کے بہت سے نوجوان دینی علم سے آراستہ ہو کر بیرون ملک جاتے ہیں اور زندگی بھر خدمات بجا لا کر وطن واپس آجاتے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو وطن واپس نہ آسکے اور بیرون ملک ہی داعی اجل کو لبیک کہہ کر وہیں دفن ہوئے۔ حضرت عبیداللہ صاحب اور حضرت جمال احمد صاحب ماریشس میں آرام کر رہے ہیں۔ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب سیرالیون میں مدفون ہیں۔ ہمارے ایک نہایت پیارے ساتھی مرزا منور احمد صاحب امریکہ میں محوِ خواب ہیں۔

محترم مولوی محمد دین صاحب دوسری عالمگیر جنگ کے دوران امام وقت کے ارشاد کے ماتحت بیرون ملک تشریف لے گئے۔ جس بحری جہاز میں وہ سوار تھے۔ اسے دشمنوں نے سمندر میں غرق کر دیا اور وہ مفقود الخبر ہو گئے حضرت فضل عمر نے ان کے بارہ میں بہت تحقیقات کروائی۔ لیکن کوئی علم نہ ہو سکا۔ ایک روز ہم بیت المبارک قادیان کے بالائی حصہ میں بیٹھے تھے کہ کسی نے حضور کو بتایا کہ محترم مولوی صاحب موصوف کے بچ جانے کی خبر ملی گئی ہے۔ یہ سنتے ہی حضور فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے۔ ہم بھی سجدہ شکر میں شامل ہو گئے۔ لعد میں یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی۔ محترم مولوی صاحب کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ لیکن ایک بات ہمارے دل پر نقش ہو گئی ــــ ہمارے محبوب آقا کو اپنے جان نثار خدام سے والہانہ پیار ہے۔

اور بھی پروانے ہیں جو شمعِ احمدیت پر قربان ہوئے۔ ان میں مرد بھی ہیں۔ اور عورتیں بھی ہمارے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی پہلی بیوی محترمہ اُمّ منور احمد بچے کی ولادت کے موقع پر بیمار ہو گئیں اور جانبر نہ ہو سکیں۔ انہیں نیروبی کے احمدیہ قبرستان سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اپنے سارے عزیز و اقارب سے دور ان کی تربت وہاں ہے۔ مرکز کے حکم کے مطابق ان کے محترم شوہر امریکہ تشریف لے گئے۔ ان کیلئے اب اپنی مرحومہ بیوی کے مزار پر کھڑے ہو کر دعائے مغفرت کرنا بھی ممکن نہیں۔

محترم مولانا محمد شریف صاحب مع اہل و عیال بیرون ملک تشریف لے گئے ان کی اہلیہ محترمہ اُمّ رشید صاحبہ بچے کی ولادت کے وقت سخت بیمار ہو گئیں۔ بچہ اور زچہ دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ محترم مولوی صاحب وہاں سے وطن واپس آ گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ قربانی کی یادگار کے طور پر اب تک وہاں ہیں۔

محترم سید جواد علی شاہ صاحب اپنی فیملی کے ساتھ امریکہ بھجوائے گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کی وفات امریکہ میں ہوئی۔ محترم شاہ صاحب خدماتِ دینیہ کا اپنا عرصہ پورا کر کے وطن واپس آ گئے۔ رفیقۂ حیات وہیں رہ گئیں۔

یہ وہ چند معزز اور محترم خواتین ہیں۔ جو وطن کیلئے ترستی ہوئی اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئیں۔ ان کے لواحقین ان سے ملاقات کی آرزو لئے اس جہان کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ ان تمام فرقت زدہ روحوں کا حق ہے کہ ہم ان کو یاد رکھیں ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ خدا کرے کہ دین کی خاموش خدمت کا جذبہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی جوان رہے۔ ان سے پہلے فدا ہو جانے والوں کا عشق جلوۂ تاباں بن کر ان کی راہوں

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

یلسن کی مایوسی

سوویت یونین کو دنیا بھر کے لوگ روس ہی کہا کرتے تھے۔ غالباً صرف جغرافیہ دانوں کی اس بات پر نظر تھی کہ دراصل سوویت یونین روس نہیں ہے بلکہ روس سوویت یونین کی کئی ریاستوں میں سے ایک ریاست کا نام ہے۔ اور اسی نام کو سارے ملک پر لاگو کر دیا جاتا ہے۔ اب جب کہ سوویٹ یونین کے حصے بخرے ہو گئے ہیں اور ریاستوں نے الگ الگ اپنی حکومتوں کی آزادی کا اعلان کر دیا ہے اور ان ریاستوں میں سے سب سے بڑی ریاست کا ہی نام روس ہے اسلئے روس کا لفظ صحیح معنوں میں سامنے آنے لگا ہے۔ روس کے صدر بورس یلسن ایک رنگ میں گوربا چوف کی جگہ لے رہے ہیں۔ اگرچہ جغرافیائی طور پر تو فرق رہے گا۔ کہ گوربا چوف ساری ریاستوں کے صدر تھے اور بورس یلسن صرف ایک ریاست کے ہیں لیکن یلسن یہ بات منوانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس میں بہت حد تک کامیاب ہیں کہ روس کو یعنی ان کی اپنی ریاست کو سوویت یونین یعنی سب ریاستوں کے مجموعہ کا جانشین سمجھا جائے چنانچہ گذشتہ دنوں وہ مختلف ممالک کے دورے پر گئے اور ان سے دوستی کے معاہدے کرنے کی کوشش کی۔ کینیڈا کے ساتھ بھی انہوں نے دوستی کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں اور اس دوستی کے عوامل یہ ہوں گے کہ ایک دوسرے کی اقتصادی، سائنسی اور ماحولیاتی تعاون میں مدد کی جائے۔ کینیڈا کے ساتھ معاہدہ طے پا جانے کے بعد یلسن نے کینیڈین پارلیمنٹ کی عمارت میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر جو باتیں بتائیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہمیں اس بات پر افسوس ہے کہ اگرچہ ان کے اس دورے میں اخلاقی مدد تو بہت ملی ہے۔ لیکن کیش جسکی انہیں سب سے زیادہ ضرورت ہے بہت کم ملا ہے۔

یلسن نے کہا کہ اگر میں آپ کو بتاؤں کہ اس سلسلے میں کیا کچھ ہوا ہے تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس قدر تھوڑا کیش کیوں ملا۔ وہ اس سارے عرصے میں یہ کوشش کرتے رہے کہ روس کا مسئلہ صرف روس کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ عالمی برادری کا مسئلہ ہے انہوں نے کہا کہ ہم اسکی اقتصادیات کو عالمی اقتصادیات کے رخ پر موڑ رہے ہیں۔ اور اس لئے یہ ساری دنیا کا مسئلہ سمجھا جانا چاہئے انہوں نے اس بات کا بھی انتباہ کیا کہ اگر روس اپنی اقتصادی حالت بہتر نہ بنا سکا اور اس کوشش میں ناکام ہوگیا تو دنیا دیکھے گی کہ یہ ملک ایک دفعہ پھر آمرانہ ریاست بن کر رہ جائے گا۔ اور اس کے علاوہ ایک مزید خطرہ یہ پیدا ہو جائے گا کہ اسلحہ کی دوڑ شروع ہو جائے گی اور مغرب کو اس سلسلے میں اربوں ڈالر خرچ کرنے پڑیں گے۔ تاکہ حالات کو نارمل صورت میں لایا جائے۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس صورت میں ایک اور جنگ کا خطرہ حقیقت بن کر سروں پر منڈلانے لگے گا۔ کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہیں کینیڈا پر یہ الزام لگانے کی ضرورت نہیں ہے کہ کینیڈا نے بھی روس کی پوری طرح پذیرائی نہیں کی کینیڈا کے وزیراعظم کی انہوں نے اس رنگ میں تعریف کی کہ وہ حقیقت پسندی کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

کویت / فرانس

گذشتہ روز فرانس کے وزیر مالیات نے بتایا کہ فرانس کویت کو پانچ ارب فرانک (۹۱۴ ملین امریکی ڈالر) برآمدات کے لئے قرض کے طور پر دے گا تاکہ دونوں ملکوں کی تجارت کا توازن درست ہو سکے۔ یہ وزیر مالیات ایک دورے کے دوران تقریر کر رہے تھے اور انہوں نے اس بات سے اتفاق ظاہر کیا کہ کویت کو ایک ایسی کاروباری کمپنی بنانی چاہیئے جو سرمایہ کاری کر سکے۔ جہاں تک فرانس کا تعلق ہے وہ ہر ممکن طریق پر کویت کے مالی معاملات میں مدد دینے کے لئے تیار ہے۔ اگرچہ وزیر مالیات نے اس کی مزید تفصیلات تو نہیں بتائیں لیکن اتنا بتایا کہ جہاں تک کویتی لوگوں کا تعلق ہے جو اس کمپنی میں حصہ دار ہونگے۔ انہیں ویلتھ ٹیکس کی ادائیگی نہیں کرنی پڑے گی۔ اس وقت کویت کی ۷۰ ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری دوسرے ممالک میں موجود ہے۔ فرانس میں آٹھ ارب فرانک کی سرمایہ کاری ہے۔ لیکن ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ سرمایہ کاری معیاری نہیں یعنی اس حد تک نہیں پہنچتی جہاں تک کویت کو فرانس میں سرمایہ کاری کرنی چاہیئے۔

کویت کی تعمیر نو میں جس قدر فرانس کو حصہ مل رہا ہے اسی کے متعلق بھی فرانس کا خیال ہے کہ وہ ناکافی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وزیر مالیات کے اس دورے کے نتیجے میں اس حصہ پر بہتر اثر پڑے گا۔ فرانس کی کمپنی تھامسن کویت کو ہوائی حفاظت مہیا کرنے کے سلسلے میں غور کر رہی ہے۔ جبکہ ایک اور کمپنی ٹیلی کمیونی کیشن کو بہتر بنانے کا ذمہ لینا چاہتی ہے۔ وزیر خزانہ نے بتایا کہ اس سلسلے میں کسی معاہدے پر ابھی تک دستخط نہیں ہو سکے۔ انہوں نے زیادہ زور تجارتی توازن پر دیا۔ فرانس اس وقت ۶۲ ملین فرانک یعنی ۱۱۴ ملین امریکی ڈالر کی اشیاء فروخت کرتا ہے۔ (۱۹۹۱ میں فروخت کی) اور جہاں تک اس کی درآمدات کا تعلق ہے اسنے کویت سے ۲۲ ،۷ ملین فرانک یعنی ۷ ،۷ ملین امریکی ڈالر کی اشیاء حاصل کیں۔

جرمنی کی پریشانی

چانسلر ہلمٹ کوہل کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ سوویت یونین کی جانشین آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کو نہایت سختی کے ساتھ اسلحہ پر کنٹرول کرنا چاہیئے اور جو بھی اس سلسلے میں عالمی معاہدے ہو چکے ہیں اس کی پوری پابندی کا ذمہ اٹھانا چاہیئے۔ مسٹر کوہل نے کہا کہ میں یوں سمجھتا ہوں کہ اگر جوہری اسلحہ پر کنٹرول کا یقین دلایا گیا اور یہ بھی عہد کیا گیا کہ مزید اسلحہ تیار نہیں کیا جائے گا تو ان ریاستوں کو یقیناً ان تمام ملکوں سے امداد مل سکے گی۔ جرمنی خاص طور پر سوویت یونین کا ممنون ہے کہ دو جرمن علاقوں کے اتحاد کا وہ باعث بنا اور اسی ممنونیت کے پیش نظر جرمن لوگ سب سے زیادہ مالی مدد مہیا کر رہے ہیں۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے ان کا کہنا ہے کہ دنیا بھر سے جو امداد ان ریاستوں کو ملی ہے (گذشتہ دو سال میں) اس کا باون فیصد حصہ جرمنی نے ادا کیا ہے۔ اور نوّے فیصد اس خورونوش اور طبّی دواؤں کا جو نجی طور پر دنیا نے مہیا کیں۔

یونیسکو کے پروگرام

یونیسکو کے ایک چھ رکنی وفد نے پنجاب کے گورنر سے تعلیم کے متعلق گفت وشنید کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ملک جہاں اس وقت خواندگی کی شرح خاصی بلند ہے انہوں نے کیا طریقے اختیار کئے تھے جن سے وہ یہ نتائج حاصل کر سکے۔ اس وفد نے یونیسکو کے تمام پروگراموں کی تفصیل بھی گورنر کو پیش کی اور بتایا کہ یہ سارے پروگرام مختلف ممالک میں کس طرح چلائے جا رہے ہیں اور کس حد تک ان میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ جہاں جہاں ان پروگراموں کو زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے وہاں کے عوام الناس نے بھرپور تعاون کیا۔ گورنر سے گفتگو کرتے ہوئے وفد نے اس بات پر زور دیا کہ لوگوں کی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے پروگراموں کے نتائج زیادہ بہتر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سکولوں میں جو غیر تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں ان کی "ان سروس" ٹریننگ کا انتظام ہونا چاہیئے اور انہیں اس بات کے لئے وظیفے ملنے چاہئیں کہ وہ اپنی تعلیمی اور تربیتی استعداد کو بڑھا سکیں۔ ایسا کرنے سے یقیناً ساری انسانیت کو فائدہ پہنچے گا۔

امریکہ اور یورپ کی ذمہ داری

مغرب نے تالیاں بجا کر سوویت یونین کے خاتمے کا خیر مقدم کیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ اس ساری تبدیلی کا سہرا زیادہ تر بورس یلسن کے سر بندھتا ہے۔ انہوں نے اپنے سیاسی کیریئر کے آغاز ہی سے کئی یورپی ملکوں کو اپنی پشت پناہی کرتے دیکھا۔ لیکن اب اس ساری بات کا بوجھ یوں یورپ پر ڈالا جا رہا ہے کہ یلسن کا تقاضا ہے کہ مغرب اسکی مدد کرے تاکہ وہاں جمہوریت مستحکم ہو سکے اور آزاد منڈیوں کی اقتصادیات کو کامیاب کیا جا سکے۔ یلسن بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ مغرب کی صرف مدد ہی کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ بہت زیادہ مدد کی ضرورت ہے۔ وہ اسی مدد کے حصول کے لئے مختلف ملکوں کے دورے بھی کر رہے ہیں اور ویسے بھی اپنی تقاریر میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ وہ بار بار کہتے ہیں کہ ہم ساری دنیا کے ساتھ تعاون چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر ہم کامیاب نہ ہو سکے تو سرد جنگ پھر شروع ہو جائے گی۔ اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس دفعہ شروع ہونے والی سرد جنگ باقاعدہ جنگ کی صورت اختیار کرے۔ سوویت یونین کے جس نظام سے دنیا خائف رہی ہے۔ یا جسے اچھی نظروں سے نہیں دیکھتی تھی۔ یلسن کا کہنا ہے کہ اگر ہماری مدد نہ کی گئی اور ہماری جمہوریت کو مستحکم نہ کیا گیا تو اسی طرح کی حکومت پھر روس میں آسکتی ہے۔ اور اسکے اثرات ساری دنیا میں نمایاں ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ اس امداد کے لئے وہ صدر بش پر زیادہ نظریں لگائے ہوئے ہیں۔ اگرچہ مغرب کے دیگر راہنماؤں سے بھی انہیں بہت امیدیں ہیں۔ لیکن چونکہ اسوقت سپر طاقت کی حیثیت میں صدر بش ہی سامنے آتے ہیں اس لئے ان سے زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ ان کے بعض ساتھی یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر روس کی موجودہ پالیسیاں کامیاب نہ ہو سکیں تو آنے والا مورخ صدر بش کو اس کا ذمہ دار قرار دے گا۔ اس بات کا انہیں احساس ہے کہ بنیادی کام تو روسیوں نے ہی کرنا ہے۔ لیکن صدر بش اور دیگر مغربی راہنماؤں کو بھی اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

جناب ارشاد حقانی جنگ ۴ فروری میں لکھتے ہیں:

امریکہ میں پاکستان کی نامزد سفیر (نامزد اس لئے کہ تین ماہ سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک وہ اپنے کاغذات تقرری رسماً صدر بش کو پیش نہیں کر سکیں اور جب تک ایسا نہ ہو امریکی روایات کے مطابق انہیں نامزد سفیر ہی کہا جائے گا) سیدہ عابدہ حسین نے یہ کہہ کر بظاہر سارے ملک کو چونکا دیا ہے کہ پاکستان بھی اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا " پاکستان کو ایسا اقدام کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ کیونکہ اگر بھارت موجودہ حالات میں فلسطینیوں کے لئے اپنی روایتی مدد کی پالیسی تبدیل کر رہا ہے تو پاکستان بھی ایسا کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ لہٰذا پاکستان کو بھارت اور اسرائیل کے درمیان تعلقات پر پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا اسرائیل کے ساتھ براہِ راست کوئی جھگڑا نہیں۔ آخر آج فلسطینی اور اسرائیلی بھی تو مذاکرات کر رہے ہیں"۔ ہم نہیں جانتے کہ بیگم سیدہ عابدہ حسین کا بیان اور طرزِ استدلال کس حد تک حکومت پاکستان کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے اور ان سطور کی اشاعت تک دفتر خارجہ کا کس طرح کا ردِّعمل سامنے آ چکا ہو گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی بات اتنی نئی اور اچانک اور غیر متوقع بھی نہیں ہے جتنی سیدہ عابدہ کے بیان سے بادی النظر میں محسوس ہو سکتی ہے۔ مرحوم صدر ضیاء الحق کے دور میں بھی انہوں نے خود براہِ راست اور بعض دوسرے ذرائع سے یہ مسئلہ اٹھوایا تھا۔ ان کے بہت قریب ہونے کی شہرت رکھنے والے ایک پیر صاحب نے جو رکن اسمبلی بھی تھے، باقی لوگوں سے زیادہ کھل کر مذکورہ حوالے سے اشارے کئے تھے اور جب ان پر شدید ناموافق عوامی ردِّعمل ہوا تھا تو اپنے بیان کی تردید یا توجیہات بھی کی تھیں۔ بعض بین الاقوامی جرائد میں تو اس وقت بالکل واضح طور پر لکھا گیا تھا کہ پاکستان کے صدر ضیاء الحق اسرائیل کو تسلیم کرنے کی طرف جا رہے ہیں۔ ایسا کیوں تھا؟ صرف اس لئے کہ صدر ضیاء الحق نے جس طرح امریکہ کا در پکڑا ہوا تھا، وہ اس کا ہر تقاضا (الا ماشاء اللہ) پورا کرنے پر آمادہ و تیار رہتے تھے۔ ان کا اصول تھا:

یکے در بگیر و محکم بگیر

یعنی ایک دروازہ پکڑ اور اچھی طرح پکڑ۔ اسی اصول کے تحت انہوں نے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کرنے کے حوالے سے بعض "فیلرز" چھوڑے اور چھڑوائے تھے۔ مصر کو او آئی سی میں واپس لانے کیلئے انہوں نے جو انتہائی جذباتی تقریر کی تھی، وہ بھی امریکی (اور سعودی) حکومت کی خواہشات کے تحت کی تھی۔ مصر کو اس لئے او آئی سی سے خارج کر دیا گیا تھا کہ اس نے اسرائیل سے صلح کر کے سفارتی تعلقات قائم کر لئے تھے۔ اور اس فیصلے کو او آئی سی کا کوئی رکن چیلنج نہ کر سکا تھا۔ صدر ضیاء الحق نے اسرائیل کے ساتھ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ کرنے والے مصر کو اسلامی کانفرنس اور اسلامی برادری میں واپس لا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ مصر کا گناہ کچھ ایسا ناقابلِ معافی نہیں۔ اس کوشش میں انہیں درپردہ او آئی سی کے بعض اکابرین کی تائید بھی حاصل تھی بس فرق صرف یہ تھا کہ بعض واضح مجبوریوں کی وجہ سے جو کام وہ خود نہیں کرنا چاہتے تھے، وہ انہوں نے صدر ضیاء الحق سے کروا لیا۔

جنرل ضیاء الحق اپنے دور میں اسرائیل کو تسلیم کرنے کے حوالے سے کوئی بڑی پیش رفت نہ کر سکے کیونکہ انہوں نے پاکستان کے عوام اور پریس کا انتہائی مخالفانہ ردعمل دیکھ لیا تھا۔ لیکن امریکہ نے اپنی یہ کوشش ترک نہیں کی کہ وہ پاکستان کو اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کرنے پر آمادہ کر سکے۔ خلیجی جنگ کے بعد امریکہ نے جو مقاصد سرفہرست رکھے ہیں اور جو اس کے نئے عالمی نظام میں کونے کی اینٹ کا درجہ رکھتے ہیں، ان میں ایک اسرائیل کا زیادہ سے زیادہ تحفظ اور استحکام اور اسے مسلمان ممالک سے تسلیم کرانا ہے۔ میڈرڈ کانفرنس سے جو کوشش شروع ہوئی تھی اور جو واشنگٹن اور ماسکو کانفرنسوں میں بھی غالب رہی، وہ یہی تھی کہ کسی طرح اسرائیل کے تحفظ اور سلامتی اور قبولیت کی راہ ہموار کی جائے۔ بھارت نے چونکہ روس سے مایوسی کے بعد برق رفتاری سے اپنا قبلہ تبدیل کیا ہے اس لئے اس نے اسرائیل سے اپنے تعلقات کو یکدم "اپ گریڈ" کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ عالمی رُخ کو دیکھتے ہوئے چین نے بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے۔ اگرچہ یہ اعلان بھی کیا ہے کہ فلسطینیوں کے لئے اس کی روایتی حمایت برقرار رہے گی۔ پاک امریکہ تعلقات اس وقت جس نہج پر جا رہے ہیں اور جس پر میں ان دنوں مسلسل تبصرہ کر رہا ہوں، ان میں امریکہ نے یہ ممکن اور مناسب سمجھا ہے کہ اس مرحلہ پر پاکستان کو بھی اسرائیل کو تسلیم کرنے پر آمادہ کر لیا جائے بیگم عابدہ حسین اتنا اہم بیان وزارت خارجہ کی کلیرنس کے بغیر نہیں دے سکتیں اور خواہ حکومتِ پاکستان مخالفانہ عوامی ردعمل کی لہر کو دبانے کے لئے ان کے بیان کی تردید کرے، لیکن یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ بیگم عابدہ حسین نے یہ پہل اپنے طور پر نہیں کی۔

چند روز پہلے امریکی سینیٹر پریسلر کے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے میں نے کالم کا عنوان باندھا تھا:

"سینیٹر پریسلر نے بات صاف کر دی"

میرے موجودہ کالم کا عنوان بھی یہ واضح کرتا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان جس پیکیج ڈیل کی باتیں چند روز سے اس کالم میں ہو رہی تھیں، وہ محض کنکوے بازی نہیں تھی بلکہ اس کے پیچھے کچھ حقائق تھے۔ گذشتہ کالموں میں میں نے دانستہ یہ ذکر نہیں کیا تھا کہ پاکستان اسرائیل کو تسلیم کرنے کی طرف بھی بڑھے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا بدظنی کی تعریف میں آ سکتا تھا۔ اور اسے موجودہ حکومت کو بدنام کرنے کی کوشش قرار دیا جا سکتا تھا۔ لیکن سیدہ عابدہ حسین نے بات صاف کر دی ہے۔ اور یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہم امریکہ کے پھینکے ہوئے دانے کو چگنے اور نگلنے پر آمادہ ہو چکے ہیں۔ زیرِ تشکیل "پیکیج ڈیل" کی مزید تفصیلات تو اپنے وقت پر بتدریج سامنے آئیں گی لیکن ہوا کے رُخ کے بارے میں اب کوئی ابہام کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ سیدہ عابدہ کا بیان "دیگ کا دانہ" ہے جس سے اس کی اندرونی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا تذکرہ (جو بالواسطہ کرایا گیا ہے) اس کے بعد آنے والے فیصلوں کا نقیب ہے۔ افسوس کہ حکومت خارجہ پالیسی کے حوالے سے انتہائی اہم فیصلے قوم اور ملک کو اعتماد میں لئے بغیر کرتی معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ اندازہ غلط ہے اور امریکہ سے کوئی خفیہ ڈیل نہیں ہو رہی تو حکومت کو کھل کر اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی چاہیئے۔ نیز یہ بتانا چاہیئے کہ امریکی جرنیلوں کے دوروں کا کیا مقصد ہے۔ اور یہ کہ امریکہ سے ہمارے تعلقات کیا رخ اختیار کر رہے ہیں۔ پورے ملک کو تاریکی میں رکھ کر کوئی بڑے فیصلے کرنا سیاسی اور اخلاقی لحاظ سے جائز بات نہ ہو گی۔

روزنامہ جنگ کا ایک اداریہ

امریکہ میں پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے ایک انگریزی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے بھارت اسرائیل سفارتی تعلقات کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کو ایسے کسی اقدام میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ عین ممکن ہے کہ پاکستان بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی کرتے ہوئے اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم کر لے ضیاء الحق مرحوم نے بھی اسرائیل کو ایک حقیقت قرار دیا تھا۔ لیکن اس سے زیادہ کچھ کرنے یا کہنے کی انہیں جرائت نہ ہوئی۔ بیگم عابدہ حسین پاکستانی سفیر ہیں اور ایسے نازک پالیسی معاملات میں ان کی کسی بات کو ذاتی رائے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ان کے اس بیان کو حکومت پاکستان کی پالیسی میں تبدیلی اور اس کے لیے عوامی ردِّ عمل جاننے کی ایک کوشش قرار دینا بھی شائد غلط نہ ہو گا۔ بیگم عابدہ حسین کی یہ منطق درست نہیں کہ آج کل فلسطین اور اور اسرائیل مذاکرات کر رہے ہیں بھارت فلسطینیوں کی روایتی حمایت کی پالیسی تبدیل کر رہا ہے۔ تو پاکستان بھی ایسا کر سکتا ہے۔ بھارت فلسطینیوں کی حمایت میں کبھی مخلص نہیں رہا وہ بہت عرصہ پہلے اسرائیل سے تجارتی ثقافتی تعلقات قائم کر چکا ہے تنازعہ فلسطین ابھی حل نہیں ہوا۔ فلسطینی عوام پر اسرائیل کے ظلم وتشدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں پاکستان کا اپنے اصولی موقف سے انحراف پاکستان میں شدید ردِّعمل پیدا کرے گا۔ خود عرب ممالک میں مصر کے سوا کسی نے ابھی تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔ عربوں سے پہلے ہی اسرائیل کو تسلیم کر لینے کی باتیں پاکستان کو زیب نہیں دیتیں۔ حکومت پاکستان کو اس مسئلہ پر اپنی پالیسی رقم کرنی چاہیئے ورنہ اسلامی ممالک میں پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا۔

(جنگ ۲ فروری ۱۹۹۲ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

کو ہمیشہ روشن رکھے

دینِ حق کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ اور وہ فدیہ وہی ہے جو ہماری عورتیں اور ہمارے مرد ہر ملک میں جان ومال قربان کر کے ادا کر رہے ہیں۔ اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ہمیں قربانی کی نئی راہیں تلاش کرنی ہوں گی اور امام وقت کی ہر آواز پہ پوری ایمانداری اور ثابت قدمی سے لبیک کہنا ہو گا۔

حق کو چھپایا نہ کرو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:

"اللہ فرماتا ہے ہمارے فضلوں کو یاد کرو اور میرے عہدوں کو پورا کرو۔ میں بھی اپنے عہد پورے کروں گا۔ کبھی ملونی کی بات نہ کیا کرو اور گول مول باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ حق کو چھپایا نہ کرو سچا لیکہ تم جانتے ہو۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صـ ۲۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا: مکرم میاں عبدالرحیم صاحب صراف دارالنصر غربی ربوہ بعارضۂ قلب و دمہ علیل ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ قمر وود احمد صاحب کی والدہ محترمہ راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں بیماری پیچیدگی اختیار کر گئی ہے
احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

○ آج کل مختلف کلاسوں کے امتحانات ہو رہے ہیں احباب جملہ احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں

اعلان دارالقضاء

(فاتح الدین صاحب بابت ترکہ بشیر الدین صاحب)

○ مکرم فاتح الدین صاحب ولد بشیر الدین صاحب (آف پورن نگر سیالکوٹ) حال ۴۳۳/بی سعدی سٹریٹ لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ نمبر ۲۸/۴ محلہ دارالنصر ربوہ میں واقع ہے درخواست دہندہ نے کہا ہے کہ یہ قطعہ اسکے نام منتقل کیا جائے دیگر ورثاء اُن سے متفق ہیں۔ موصوف کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے

۱:۔ محترمہ انیسہ بشیر صاحبہ (بیوہ)
۲:۔ مکرم ناصر الدین صاحب (بیٹا)
۳:۔ محترمہ نبیلہ مریم صاحبہ (بیٹی)
۴:۔ مکرم فاتح الدین صاحب (بیٹا)
۵:۔ محترمہ عائشہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
۶:۔ " سعدیہ بشریٰ صاحبہ (۔۔"۔۔)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(حنیف احمد مبارک صاحب وغیرہ بابت ترکہ مرزا محمود احمد صاحب)

مکرم حنیف احمد مبارک صاحب وغیرہ ورثاء ان مکرم مرزا محمود احمد صاحب سکنہ مکان ۵/۲ دارالصدر غربی (الف) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ملکیتی پلاٹ نمبر ۵/۱۵ محلہ باب الابواب ربوہ میں واقع ہے۔ یہ پلاٹ حنیف احمد صاحب مبارک کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ محترمہ امۃ الحفیظ عفت صاحبہ (بیوہ)
۲:۔ مکرم حنیف احمد صاحب مبارک (بیٹا)
۳:۔ " رفیق احمد صاحب عابد (")
۴:۔ محترمہ سعیدہ عصمت صاحبہ (بیٹی)
۵:۔ " ریحانہ فرحت صاحبہ (")
۶:۔ " طیبہ طلعت صاحبہ (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں
ناظم دارالقضاء ربوہ

بقیہ: صت۳ سے آگے

جس سے وہ از حد متاثر ہوئے۔ ۲۵ مئی کو حضور نے آخری پر جلال تقریر فرمائی۔

پیغام صلح قیام لاہور میں حضور نے دو قومی نظریہ کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالنے اور مسلمانوں اور ہندوؤں کو اتحاد و اتفاق سے رہنے کے لئے ایک رسالہ "پیغامِ صلح" تصنیف فرمایا۔

وصالِ مبارک حضور کی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اس آخری سفرِ لاہور سے قبل قادیان میں خواب دیکھا تھا۔

"میں نیچے اپنے صحن میں ہوں اور گول کمرہ کی طرف جاتی ہوں۔ تو وہاں بہت سے لوگ ہیں۔ جیسے کوئی خاص مجلس ہو۔ مولوی عبدالکریم صاحب دروازے کے پاس آئے اور کہا۔ بی بی جاؤ ابا سے کہو کہ ... تشریف لائے ہیں۔ آپ کو بلاتے ہیں۔ میں اوپر گئی اور دیکھا کہ پلنگ پر بیٹھے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہت تیزی سے لکھ رہے ہیں۔ اور ایک خاص کیفیت آپ کے چہرے پر ہے۔ پُر نور اور پُر جوش۔ میں نے کہا ابا مولوی عبدالکریم کہتے ہیں ... تشریف لائے ہیں اور آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا کہ جاؤ کہو یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا۔

۲۵ مئی کی شام کو "پیغامِ صلح" کا مضمون ختم ہوا اور اگلے روز صبح ۹ بجے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس وقت حضور کی عمر سوا تہتر سال کے قریب تھی۔ دن منگل کا تھا اور شمسی تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تھی۔

اخلاق و شمائل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (آپ کے برادرِ نسبتی) فرماتے ہیں۔
میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا۔ پھر آپ میری آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں ۲۷ سال کا جوان تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے زیادہ خلیق۔ آپ سے زیادہ نیک۔ آپ سے زیادہ بزرگ آپ سے زیادہ اللہ اور ... کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۴۳ میں ضیاء اظہار زوجہ ڈاکٹر اظہار الحسن قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰۔ ای لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۶۔۵۔۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر E۔۱۰ لالہ زار راولپنڈی مالیتی ۸,۰۰,۰۰۰/- روپے جس پر دو لاکھ قرض ہے۔ بقیہ چھ لاکھ روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۱۵ تولہ مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۳۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ ضیاء اظہار ۱۰۔ E لالہ زار راولپنڈی کینٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ میجر محمد اسلم صدر حلقہ اردو منزل راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر اظہار الحسن خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۴۴ میں بابر مجید اعوان ولد ملک ظہور احمد اعوان۔ قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۸۳ء ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱۔۹۔۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بابر مجید اعوان ولد ملک ظہور احمد اعوان ۶۲۱۔ اے سیکٹر ۲/۳۴ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالمجید وصیت نمبر ۱۵۵۴۴۔

مسل نمبر ۲۸۳۴۵ میں عزیز اللہ ولد مکرم احمد علی صادق صاحب قوم رانجھا پیشہ مزدوری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی شرقی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱۔۹۔۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل مالیتی ۱۰,۰۰۰/- روپے۔ (۲) نقد رقم ۲۵,۰۰۰/- روپے بینک میں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں

باقی صہ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد کا تعین کرنے والی کنٹرول لائن کی طرف جانے والے ہزاروں کشمیری باشندے واپس آرہے ہیں۔ ان کو پاکستانی حکام نے کنٹرول لائن عبور کرنے سے روک دیا تھا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کسی شخص نے کنٹرول لائن عبور نہیں کی۔

○ پاکستان کے وزیر اعظم نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی برادری کو چاہیئے کہ وہ بے گناہ کشمیریوں پر ظلم و ستم ختم کرانے کے لئے اپنا اثر رسوخ استعمال کرے۔

○ کنٹرول لائن پر آنے والے ہزاروں کشمیریوں اور پولیس کے درمیان خون ریز تصادم ہو جانے سے مختلف اطلاعات کے مطابق ۱۳ افراد ہلاک اور ۵۰ زخمی ہو گئے۔ کنٹرول لائن توڑنے کے لئے آگے بڑھنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس برسائی۔ جب اس پر آنے والے نہ رکے تو پولیس نے مظاہرین پر فائرنگ کی۔ کشمیری جیالوں نے بھی پولیس پر حملہ کر دیا اور ان کا اسلحہ چھین کر پولیس پر فائرنگ کر دی۔ کئی پولیس والے بھی زخمی ہو گئے۔ دوارانڈی کے مقام پر ایک ہزار افراد کا قافلہ کنٹرول لائن کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ جہاں فوجیوں نے انہیں بڑی مشکل سے روکا۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ پاکستان مشکل میں پڑ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کنٹرول لائن توڑنے والوں کو ہمیشہ نہیں روک سکتا۔ اس بار تو روک دیا گیا ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ بھارت کو چاہیئے کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے ان کی ملاقات کے سلسلہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ میں اپوزیشن لیڈر کو ہر وقت خوش آمدید کہنے کو تیار ہوں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے صدر مملکت ملک کے صدر کی بجائے صرف آئی جے آئی کے صدر بن کر رہ گئے ہیں کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور ہمارے وزیر اعظم کرکٹ کھیل رہے ہیں۔

○ بدھ کے روز کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا۔ پی ڈی اے نے الزام لگایا ہے کہ حکومت کو پارلیمنٹ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ جب کہ حکومتی ارکان کے نزدیک کورم کا مسئلہ سپیکر کے عدم تعاون کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اسلامی اتحاد والے سپیکر کے رویہ پر غور کر رہے ہیں۔

○ مری اور مینگل قبائل کے مابین ہونے والی پرانی لڑائی کی قبائلی جرگے کے ذریعہ صلح ہو گئی ہے۔ اس لڑائی میں دونوں قبائل کے آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی ملاوٹ کے خلاف مہم خانہ پری کا شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ تمام تر کارروائیاں چھوٹے دوکانداروں اور ڈسٹری بیوٹروں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں اور کسی مینو فیکچرر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

○ پشاور میں ڈاکٹروں اور پولیس پارٹی کے درمیان تصادم کے بعد شہر کے تمام ہسپتالوں میں ڈاکٹروں نے ہڑتال کر دی۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں ڈپٹی کمشنر کو جو صلح کروانے وہاں گئے تھے ایک کمرے میں محبوس کر دیا گیا اور ان کی گاڑی تباہ کر دی گئی۔ پولیس نے ہسپتال میں گھس کر آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا بے تحاشا استعمال کیا۔

○ خطرناک ڈاکو لائق چانڈیو کی ہلاکت کے بارے میں حکومت سندھ کا دعویٰ غلط نکلا ہے۔ اور حیدر آباد کی ڈویژنل اور دادو کی ضلعی انتظامیہ نے لائق چانڈیو کی ہلاکت کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ ڈہر کی شہر میں پولیس نے گھیراؤ کرکے ۲۰۰ افراد کو گرفتار کر لیا۔ گرفتاریوں کی وجہ جانچ پڑتال بتائی گئی ہے۔

○ پاکستان کی سٹاک مارکیٹ میں زبردست مندے کا رجحان برقرار ہے۔ اور گذشتہ تین ہفتوں میں سٹاک مارکیٹ کی مجموعی سرمایہ کاری میں ۴۰.۴ ارب روپے کی کمی ہو گئی۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں کی چھ تنظیموں نے منگل سے ۴۸ گھنٹے کی مکمل ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے تاکہ ۱۹ فروری کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا جا سکے۔ مشرقی پنجاب میں اس سے قبل دو بار انتخابات ملتوی ہو چکے ہیں۔ سکھوں کی جماعتوں کا کہنا ہے کہ سکھوں کے مسائل حل کئے بغیر انتخابات کا انعقاد بے معنی ہے سکھوں نے بڑے پیمانے پر گرفتاریوں کی مذمت کی ہے۔

○ آزاد ملکوں کی دولت مشترکہ (سابقہ سوویت یونین) کا سربراہ اجلاس بیلارس کے دارالحکومت منسک میں منعقد ہو رہا ہے اس میں دفاع کے مسائل بالخصوص ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں پائے جانے والے اختلافات پر بحث کی جائے گی۔ روس اور یوکرین کے درمیان بحیرہ اسود کے علاقے میں موجود بحری جنگی بیڑے کے بارے میں تنازعہ ہے۔ یوکرین یہ بیڑہ روس کو دینے کو تیار نہیں ہے۔ دیگر ریاستوں نے بھی اپنی اپنی فوج بنانی شروع کر دی ہے۔ ماسکو چاہتا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں اور دیگر مسلح افواج پر اس کا کنٹرول ہو لیکن یوکرین وغیرہ ریاستوں کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کا مستقبل غیر یقینی ہو جائے گا۔

○ سابق سوویت یونین کی واحد ریاست جارجیا جو دولت مشترکہ میں شامل ہے۔ وہاں اب زندگی معمول پر آتی جا رہی ہے۔ سابق صدر گیمسا خوردیا کے حامیوں کی طرف سے مزاحمت دم توڑ چکی ہے۔

بقیہ: صـ سے آگے

تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عزیز اللہ ۳۴۴۔R سیکٹر E/۳۳ کورنگی کراچی۔ کراچی شرقی۔ گواہ شد نمبر۱۔ غلام احمد بھٹی کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ منظور احمد بھٹی کورنگی کراچی۔

ربوہ کا پوسٹ کوڈ

35460

قدیمی ○ اولین ○ قائم شدہ ۱۹۳۲ء فون ۲۱۱۴ کوڈ ۰۴۳۸
دواخانہ حکیم عبدالعزیز رجسٹرڈ چک چٹھہ گوجرانوالہ روڈ متصل حافظ آباد
حکیم قاضی نذر محمد ابن حکیم عبدالعزیز معالج امراض دماغی و جلدی

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ فون نمبر ۵۹۲
کلاسیں صبح و شام بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
داخلہ جاری ہے
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورسز ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
کلاسیں ۹۲-۳-۱ سے شروع ہونگی